اسلام اور قوالی:

پہلی قسط: مروّجہ قوالی اکابرین امت کی نظر میں

مفتی حفیظ الرحمٰن

استاد ورئیس دارالافتاء

دارالعلوم سعیدیہ، اوگی

کچھ عرصہ قبل مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب کی تالیف (مروّجہ قوالی اور اسلام) ہاتھ میں آئی مطالعہ کرنے کے بعد دل میں ایک حوالہ پیدا ہوا کہ اپنے قارئین کو بھی مستفید کرتا ؤں عصر حاضر میں مروّجہ قوالی کی مفاسد اور نقصانات اہل علم پر مخفی نہیں تاہم یہ بتانا بے محل نہیں ہوگا کہ اہل باطل اس وقت مسلمانوں کی نسل کشی اور مسلمانوں کے نام ونشان کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی کوششوں میں مصروف عمل ہے۔آج کل کی قوالیوں اور دیگر لہو ولعب کے ذریعے مسلمان کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔اور مسلمانوں کے اندر عریانی وفحاشی کے بازار گرم کرنے کے درپے ہیں۔اور انتہائی گمراہی کی بات یہ ہے۔کہ اس طرح کے کام کرنے والے اور کروانے والے اور ان مجالس میں شرکت کرنے والے اپنے آپ کو دیندار سمجھتے ہیں۔اس عنوان پر حضرت مفتی صاحب کا تحقیقی مقالہ (قسط وار) افادۂ عام کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔امید ہے کہ قارئین خط اٹھائیں گے۔ ....(ادارہ)

نمبر شمار:	ذیلی عنوانات	نمبر شمار:	ذیلی عنوانات
ا:	تمہید	۲:	مروّجہ قوالی اکابرین امت کی نظر میں
۳:	باجوں والے اہل سنت والجماعت نہیں ہوسکتے	۴:	مشائخ چشتیہ باجوں کے مخالف تھے
۵:	قوالی اور مذاہب اربعہ	۶:	سماع اور وجد کی نسبت حضور کی طرف کرنا جھوٹ ہے

(ا) تمہید:

مروّجہ قوالی، گانے اور آلات موسیقی سے خالی نہیں ہوتی۔اس لئے غناء (گانے) اور آلات موسیقی کے استعمال پر شریعت مطہرہ نے حرمت کا حکم صادر فرمایا ہے۔علماء امت کی جم غفیر اور صوفیائے کرام نیز فقہاء عظام کی کتابوں اور فقہی فتاووں سے احقر نے اس مسئلہ کی اپنی توفیق اور جستجو کر کے آئندہ صفحات میں اقوال نقل کیئے ہیں۔جن میں علماء مفسرین کی تفسیروں سے بھی استفاد کیا گیا ہے۔ امید ہے۔کہ یہ مسئلہ بہتر طریقہ پر قارئین کے دلنشین ہوگا۔وباللہ التوفیق۔

(۲) مروّجہ قوالی اکابرینِ امت کی نظر میں:

حضرت پیر مانکی شریف کا قول:

حضرت عارف باللہ شیخ عبدالوہابؒ المعروف بہ پیر مانکی شریف سرحد کی عظیم ہستیوں میں سے ایک ہیں۔جنہوں نے بدعات ورسومات اور دیگر منکرات پر اپنی کتابوں میں سیر حاصل بحث کی ہے۔موصوف نے گانے اور قوالی کے بارے میں فتاویٰ برھنہ سے بڑے دلچسپ انداز میں چند مسائل بیان کیے ہیں۔درج ذیل ہیں:

''وسرود شنیدن وہم چنیں گفتن آن واین گناہ کبیرہ است درہمہ ادیان کفار رانیز منع کردہ شود۔ ودر قالع البدعۃ گفتہ کہ ایں نزد امام اعظمؒ وصاحبیہ رحمھم اللہ حرام است مطلقاً خواہ اہل باشد خواہ نہ برائے خود باشد یا برائے غیر کہ ہفتادو ہفت/۷۷ مجتہد نعمانی بریں اتفاق کردہ اندو ہیچکس را از علماء نعمانی دریں مسئلہ اختلاف نیست الی قولہ وشیخ اکمل الدین درکتاب اشراق گفتہ کہ غناء نزدیک امام ابی حنیفہؒ و اہل عراق حرام است ونزدیک شافعیؒ مکروہ یعنی بہ تحریم ومشہور ازامام مالکؒ نیز ہمیں است ، وامام احمد بن حنبلؒ دراہل عراق داخل است''۔

ترجمہ:۔اور سرود(گاناوغیرہ) کا سننا اوراسی طرح خود گانا،یہ کبیرہ گناہ ہے۔تمام ادیان میں یہاں تک کہ کافروں کو بھی منع کیا جائے گا۔اور قالع بدعۃ (ایک کتاب) میں کہا ہے۔کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ اوران کے صاحبینؒ کے نزدیک یہ مطلقاً حرام ہے۔خواہ اہل ہو،یا نہ خواہ اپنے لئے گا تا ہو یا کسی دوسرے کے لئے علماءاحناف کے ستتر/۷۷ مجتہدین نے اس پر اتفاق واجماع کیا ہے۔اورعلماءاحناف میں کسی کا اس میں کوئی اختلاف نہیں اور شیخ اکمل الدین نے کتاب اشراق میں فرمایا ہے۔کہ غناء(گانا) امام ابوحنیفہؒ اوراہل عراق کے نزدیک حرام ہے۔اورامام شافعیؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔یعنی تحریمی اورامام مالکؒ سے مشہور بھی یہی ہے۔اورامام احمد بن حنبلؒ اہل عراق میں داخل ہیں۔(یعنی ان کا قول ان جیسا ہے)

وشیخ شہاب الدین سہروردیؒ درعوارف فرمودہ کہ اجماع کردہ اند ہمہ علماء بر حرمت سماع ومبالغہ کردند وازیں معنیٰ گفتہ کہ لھو الحدیث غناء است وامستحلِ او کافر است ومبتلیٰ بہ او منافق است۔

ترجمہ:۔اور شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے عوارف میں فرمایا ہے۔تمام علماء نے قوالی کے حرام ہونے پر اجماع کیا ہے۔اور(اس سلسلہ میں) مبالغہ کیا ہے۔اوراسی وجہ سے کہا ہے۔کہ لھوالحدیث سے مراد غناء(گانا) ہے۔اوراسے حلال جاننے والا کافر ہے۔اور جواس میں مبتلا ہے۔وہ منافق ہے۔(جب کہ حلال جاننے والا نہ ہو)

ی الحدیث الغناء ینبت النفاق کما ینبت الماء النبات والذی نفس محمدؐ بیدہٖ لا یرفع وجل صوتہ' با لغناء الا وعلیٰ کتفیہ شیطانان احدھما علیٰ ھذا لجانب والاخر علیٰ ھذا الجانب یضربانہ با رجلھما حتیٰ یسکت.

ترجمہ:۔حدیث میں ہے۔کہ گانا نفاق اُگاتا ہے۔جس طرح پانی گھاس اُگاتا ہے۔اور قسم ہے۔اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے۔کوئی آدمی گانے پر اپنی آواز نہیں اُٹھاتا مگر اس کے دونوں کندھوں پر دو شیطان ہوتے ہیں۔ایک اس جانب اور دوسرا دوسری جانب۔دونوں اسے اپنے پاؤں سے مارتے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ چپ ہو جائے۔

و در خبر است کہ صوفی چوں رقص میکند شیطان انگشت در دُبر او در مے آرد تا بیمین وشمال وثبہ زند ۔(حدایۃ الابرار ص ۹۸،۸۸ ور واہدی ص ۲۳۳)

ترجمہ:۔اور ایک خبر میں ہے۔کہ صوفی جب ناچتا ہے۔تو شیطان اس کے دُبر (مقعد) میں اپنی انگلی ڈالتا ہے۔تا کہ دائیں اور بائیں کودے۔

مندرجہ بالا حوالہ سے جہاں غناء گانے اور قوالی کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔وہاں یہ بھی عیاں ہوا کہ اس بارے میں صرف علماء احناف ہی نہیں بلکہ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ رحہم اللہ کے بھی یہی اقوال ہیں۔نیز برائے نام صوفی کے ناچنے کی وجہ بھی آخر میں بیان کر دی۔تاہم موصوف یعنی شیخ عبدالوہابؒ پیر مانکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔اور آپ نے دیکھا کہ اس قسم کے خلاف شرع امور پر کس طرح نکیر فرما رہے ہیں: اپنی کتاب میں ایک اور مقام پر یوں الفاظ لکھتے ہیں:

وما یفعل الذین یدعون الوجد والمحبة لا اصل له ویُمنع الصو فیة من رفع الصوت وتخریق الثیاب .

ترجمہ:۔اور مدعین وجد و محبت جو کچھ کر رہے ہیں۔اس کی کوئی اصل نہیں۔اور صوفیوں کی چیخ و پکار اور کپڑے پھاڑنے سے منع کیا جائے گا

حضرت اخون درویزہؒ کا ارشاد:

عارف باللہ حضرت اخون دریزہ رحمۃ اللہ علیہ شیخ میرداد کی کفریات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مسئلہ ذکر کرتے ہیں۔

”وہم از یں قبیل باشد تاسف بر دن بر جواز غناء چنانچہ در شرح قدوری آوردہ“ ترجمہ:۔اور اسی قبیل سے ہے۔افسوس کرنا گانے کے جائز ہونے پر چنانچہ قدوری کی شرح میں آیا ہے۔اعلم ان التغنی حرام فی جمیع الادیان انتھی کلامہ،پس چوں تاسف بر محظورات شرعیہ کفر باشد ہر آئینہ دعوی حلیت بطریق اولی کفر باشد .(تذکرہ الابرار و الاشرار ص ۱۶۹)۔

ترجمہ:۔جان لے کہ گانا تمام ادیان میں حرام ہے۔پس جب ممنوعات شرعیہ پر افسوس کرنا (کہ کاش یہ جائز ہوتے، کفر ہے۔تو ہر گاہ اس (حرام) کی حلیت کا دعویٰ کرنا بطریق اولیٰ کفر ہوگا۔اسی طرح سے کتاب کے ابتدائی اوراق میں موصوف نے بڑی تفصیل سے اس پر کلام کیا ہے۔(ملاحظہ ہو تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۸ تا ص ۱۰)جس میں مختلف علماء وفقہاء اور ائمہ دین کے اقوال کو جمع کر کے آخر میں فرماتے ہیں۔

ویریں مضمون کتا بہائے ائمہ سلف وخلف مملو ومشحون انداز روایات تحریم غناء وملاہی ورقص۔ پس در رسالہا کہ خلاف اینہا یافتہ شود از اں احتراز کلی باید نمود۔(ایضاً ص ۱۰)

ترجمہ:۔اور اس مضمون پر بہت سی کتابیں ائمہ سلف وخلف کی گانے اور کھیل تماشے اور ناچنے کی حرمت کی روایات سے بھری پڑی ہیں۔پس جن رسالوں میں اس کے خلاف پایا جائے ان سے احتراز کلی چاہیے۔

(۳) باجوں والے اہلسنت والجماعت نہیں ہوسکتے:

دنیا میں جتنے مسلمان رہتے ہیں۔ سب کا تعلق کسی نہ کسی طریق سے ضرور ہوتا ہے۔ جو صحیح مسلمان ہیں۔ ان کے عقائد واعمال قرآن وسنت اور فقہاء امت کی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ اور یہی اہلسنت والجماعت کہلاتے ہیں۔ اہلسنت والجماعت کے علاوہ جتنے فرقے ہیں۔ وہ گمراہ اور بدعتی ہیں۔ ان گمراہ فرقوں میں دو فرقے ایسے ہیں جن کو باجوں اور ناچنے سے بڑی دلچسپی ہے۔ پہلا فرقہ حالیہ کہلاتا ہے۔ جن کے عقائد اور خیالات یہ ہیں:۔

اما الحالية فانهم يقولون الرقص وضرب اليد والدف في اثناء الذكر حلال ويقولون للشيخ حالة لا ينفر منها الشرع وهذا بدعة ليست في سنة البنى صلى الله عليه وسلم . (رسالہ احکام المذاھب فی اطوار الشوارب ص ۱۸)

ترجمہ:۔ حالیہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں۔ کہ ناچنا اور تالی بجانا اور دف بجانا ذکر کے وقت حلال ہے۔ اور کہتے ہیں۔ شیخ (پیر) کی ایک حالت ہوتی ہے۔ جس سے شریعت نفرت نہیں کرتی اور یہ بدعت ہے۔ جو کہ سنت نبویؐ میں نہیں ہے۔

عبارت مذکورہ میں اس فرقہ کے نام کی وجہ بھی معلوم ہوئی۔ نیز یہ فرقہ اہل السنّت والجماعت نہیں کہلاتا۔ بلکہ ایک گمراہ اور بدعتی گروہ ہے۔ اور یہی فرقہ ذکر کے وقت ناچنے، تالیاں اور دف بجانے کو حلال جانتی ہے۔ اور ''قوالی'' بھی تو اسی ہی قسم کی ہوتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قوالی والے حضرات اسی گروہ اور گمراہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح اہل السنّت والجماعت کے علاوہ ایک فرقہ اور ہے۔ جس کا نام شمراخیہ ہے۔ اس فرقے کے خیالات وعقائد بھی اوّل الذکر فرقہ کے زیادہ قریب ہے۔

واما الشمراخية فانهم يقولون المحبة قديمة وبها يسقط الامر والنهي ويحلون الدف والطنبور وباقي الملاهي ووقتلهم مباح ۔ (ترجمہ)۔ اور شمراخیہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ محبت قدیمی چیز ہے۔ اور جب محبت آجائے تو اس سے امر ونہی ساقط ہوجاتے ہیں۔ اور یہی لوگ دف اور طنبور اور دیگر آلات لہو حلال جانتے ہیں۔ اور ان کا قتل جائز ہے۔

(۴) مشائخ چشتیہ باجوں کے مخالف تھے:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا ارشاد:

شاہ عبدالعزیز صاحب نے مسئلہ ذکر فرمایا ہے۔ اور فقہاء امت کے کثیر تعداد کے اقوال بیان کئے ہیں۔ نیز سلسلہ چشتیہ میں جو عام طور پر قوالی کے شائقین زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اور یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ یہ جو ہم کررہے ہیں۔ ہمارے مشائخ سے یہی منقول ہے۔ مگر یہ جاہل کیا سمجھیں، سلسلہ چشتیہ کے مشائخ نے جو اشعار وغیرہ کسی مجلس میں پڑھے سنے ہیں وہ سماع مجرد ہے۔ جس میں آلات لہو، باجے، ڈھول، طنبور، ستار، اور رباب وغیرہ نہیں تھے اور ان آلات کے علاوہ مجرد سماع (قوالی) میں کسی کا اختلاف نہیں۔

حضرت شاہ صاحب موصوف اسی الزام کا جواب دے رہے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

داولیاء اللہ خصوصا کبار چشتیہ سماع ہمیں غناء فرمودہ اند کہ بحضور مزامیر و آلات نبود۔ (فتاوی عزیزی ج ا ص ۵۸)

ترجمہ:۔اولیاء اللہ خصوصاً کبار مشائخ چشتیہ نے سماع اسی قسم کے غناء کا کیا ہے۔جو باجوں اور دیگر آلات لہو سے خالی تھا۔

بلکہ حضرت شاہ صاحب نے غناء (گانے) پر اپنی کتاب میں ایک مستقل رسالہ غناء لکھا ہے۔جس میں قرآن وحدیث اور علماء وفقہاء امت کے اقوال کو تفصیلاً ذکر کئے ہیں۔چند جملے پیش خدمت ہیں۔

وفی الفتاویٰ البیھقی التغنی و استماعه وضرب الدف وجمیع انواع الملاهی حرام ومستحلها کافر هدی اللّٰه تعالیٰ الزهاد والجهلة الذین ابتلو ابه خیف علیهم الکفر . وفی جامع الفتاویٰ استماع الملاهی والجلوس علیها وضرب المزامیر والرقص کلها حرام و مستحلها کافر.(رساله غناء فتاویٰ عزیزیه ج ا ص ۷۰)

ترجمہ:۔اور فتاویٰ بیہقی میں ہے۔گانا اور اس کا سننا اور دف بجانا اور تمام آلات لہو حرام ہیں۔اور اس کو حلال جاننے والا کافر ہے۔اللہ تعالیٰ زاہدوں اور جاہلوں کو ہدایت، دے جو اس میں مبتلا ہوئے ہیں، جن پر خوف کفر ہے۔اور جامع الفتاویٰ میں ہے۔آلات موسیقی اور گانے کا سننا اور وہاں بیٹھنا اور باجوں کا بجانا، ناچنا سب حرام ہیں۔اور اسے حلال جاننے والا کافر ہے۔

سلطان قطب الدین کے دور کا ایک فتویٰ:

قدوۃ العلماء حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مأتہ مسائل''میں قطب الدین کے وقت کا ایک فتویٰ نقل کرتے ہیں۔جس میں کثیر تعداد کے علماء نے چھ سوالات کے جوابات دئے ہیں۔اور تمام علماء نے بہ یک آواز ان سب کا جواب دیا۔یہ ایک مجلس دہلی میں قائم ہوئی تھی اور اس مجلس میں سلطان المشائخ حضرت نظام الدین قدس اللہ سرہ بھی موجود تھے۔حضرت شاہ صاحب مرحوم کی عبارت فارسی میں مذکور ہے۔اور تفصیلی ہے۔تاہم یہاں پر اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف عربی عبارت پر اکتفاء کرتے ہیں۔جو مندرجہ ذیل ہیں۔

قد وقع محضر فی عهد سلطان قطب الدین بحضور سلطان المشائخ فی بلدة دهلی با جماع علماء ذلک العصر علی حرمة السماع والرقص وز جرا هلهما ومنعهم الخ۔(مأته مسائل ص ۱۱۲)

سلطان قطب الدین کے وقت دہلی میں سلطان المشائخ حضرت نظام الدینؒ کے حضور اس دور کے علماء کا قوالی اور ناچنے کی حرمت پر اجماع ہوا۔اور ان کے اہل کو جھڑکنے اور منع کرنے پر۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اجمیری کا ارشاد:

موصوف نے حضرت خواجہ مودود چشتی کا ایک قول نقل کیا ہے:خوارزم اور چند شہر کہ گرد اس کے ہیں۔راگ اور باجوں کی شامت سے اور بعض گناہوں کی وجہ سے خراب اور ویران ہوں گے۔اور سب آپس میں لڑیں گے۔(انیس الا رواح بحواله السنة الجلیله ص ۷۷ وغیره).

دیکھئے اس میں گانے بجانے کی کس قدر مذمت کی گئی ہے۔اس کے عموم میں قوالی متعارف بھی داخل ہے۔

ابوالفیض صاحبزادہ محمد امیر خسرو اشعری چشتی کا فتویٰ:

موصوف کا ایک رسالہ ''مسائل اربعین'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔جس میں چالیس مسائل بہترین انداز میں تحریر کئے گئے ہیں۔جن کا تعلق معاشرتی ،اخلاقی اور سماجی برائیوں پر تنقید سے ہے۔موصوف نے نہایت عام فہم انداز میں تمام برائیوں پر تنقید کی ہے۔اور قرآن وحدیث اور فقہاء وعلماء کرام کے اقوال سے استفادہ کر کے مسائل کا ذکر کیا ہے۔چونکہ موصوف کا تعلق سلسلہ چشتیہ سے ہے۔اس لئے رسالہ مذکورہ کے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

''گانا بجانا حرام فعل ہے''ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

ڈھولک یا دف بجانا حرام ہے۔اور ناچ کرنا بھی حرام ہے۔عورتوں کے لئے شرم وحیا ضروری ہے۔حضور ﷺ کے زمانہ میں جو دف بجانے کا حوالہ دیا جاتا ہے۔وہ صرف اعلان نکاح کے لئے تھا۔(جس طرح بعض مقامات پر کسی خاص اطلاع کے لئے نقارہ بجایا جاتا ہے۔گانے اور خوشی کے لئے نہ تھا۔سو حرام ہے۔(ایضاً ص ۸)۔(مسائل اربعین ص ۴، ۵ اور ایک جگہ یوں ارشاد فرما رہے ہیں۔ پہلے بتایا جاچکا ہے۔کہ ڈھولک،طبلہ،باجے،گانا سب حرام ہیں۔(حوالہ بالا)

اور سوال نمبر ۱۴ میں یہ الفاظ ہیں:

بعض لوگ کہتے ہیں۔شادیوں میں میراثی نہ بلائے جائیں بلکہ ان کی جگہ قوال بلا کر قوالی کرائی جائے کیا یہ طریقہ جائز ہے؟

جواب:۔اگر قوالی میں صفت پیغمبر یا صفتِ صحابہ کرام اور صفت اولیاء کرام ہو اور شرعی حدود سے باہر نہ ہو۔اور ڈھولک،باجا،طبلہ،سارنگی ،ستار یا کسی قسم کا دیگر ساز بھی نہ ہو صرف خوش الحانی سے پڑھنا صرف مردوں کے لئے جائز ہیں۔عورتوں کے لئے ناجائز ہے۔

حضرت حسان بن ثابتؓ منبر رسولؐ پر نعت پڑھا کرتے تھے۔اور صحابہ سنا کرتے تھے۔(ایضاً ص ۹)

نیز مشائخ چشتیہ سے متعلق جو عام طور پر مشہور ہے۔کہ حضور قوالی کرتے ہیں۔اور آج کے نام نہاد پیر ومرید بھی اپنی اس بے ہودہ قوالی کی نسبت ان پاک ہستیوں کی طرف کرتے ہیں۔کیا یہ نسبت صحیح ہے۔اس سلسلہ میں حضرت امیر خسرو کے رسالہ سے اس قسم کا سوال مع جواب کے نقل کرتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۹:۔جاہل صوفی کہتے ہیں۔کہ گانا بجانا صوفیاء چشتیہ کی غذا ہے۔اور تمام چشتیی بزرگ قوالی (سماع) مزامیر کے ساتھ جس میں طبلہ،سارنگی،اور ستار وغیرہ ہوتی تھیں۔سنتے تھے۔اور ان کے خلفاء اور مریدین بھی ایسا ہی کرتے آئے ہیں۔آپ کا تعلق بھی خاندان چشتیہ سے ہے۔اس لئے دریافت امر یہ ہے۔کہ کیا واقعی بزرگان چشتیہ ایسے ہی تھے۔جس طرح عوام نے مشہور کیا ہوا ہے۔ یا بزرگوں پر بہتان ہے؟

جواب:۔ موجودہ دور میں جو قوالی گانے بجانے کے ساتھ کی جاتی ہے۔ یہ منع ہے۔ اور شریعت محمدیؐ کے خلاف ہے۔ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ کہ وہ اشعار یا نعتیں جن میں گانا بجانا نہ ہو، اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کی جائے، خوفِ خدا اور بزرگان دین کی عظمت بیان ہو وہ جائز ہیں۔ اور اولیاء اللہ سنا کرتے تھے۔ یہی اولیاء اللہ کا سماع تھا۔ اور شرک و بدعت کا ہر ولی مخالف رہا ہے۔ جن میں شرک اور خلاف شرع بیان ہو وہ سننا اور پڑھنا گناہ ہے۔

ہمارے اکابرین چشتیہ کی طرف جو جاہل صوفی اور بے دین پیر سرود کے ساتھ گانا بجانا اور شیطانی راگ منسوب کرتے ہیں۔ وہ سراسر بہتان ہے۔ اللہ کے پیارے بندے اس بہتان سے بری ہیں۔

اکابرین چشتیہ نے خود کتابوں میں اس بہتان کی تردید کی ہے۔ حضرت شیخ المشائخ خواجہ محبوب الٰہی دہلویؒ کے ملفوظات ''فوائد الفواد'' میں ہے۔

''مزامیر حرام است'' ترجمہ:۔ مزامیر حرام ہیں۔

حضرت شیخ المشائخ دہلویؒ نے اس الزام کی تردید فرمائی ہے۔ لہٰذا جو کام شریعت محمدیؐ میں حرام ہے۔ وہ تمام چشتیہ کے نزدیک بھی قطعی حرام ہے۔ چشتیہ کا دین شریع کوئی الگ نہیں: (مسائل اربعین از امیر وخسرو ص ۱۵ ۱۶)

مفتی بغداد علامہ محمود آلوسیؒ کا فتویٰ:

علامہ سید محمود آلوسی مفتی بغداد المتوفی ۱۲۷۰ھ جن کی تفسیر روح المعانی آج مرجع علماء ہے۔ انہوں نے آیت۔

''ومن الناس من یشتری لهو الحديث'' کی تفسیر کرتے ہوئے احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ اور آثار صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین واقوال ائمہ ہدیٰ وصوفیاء عظام سے کئی صفحات لکھے ہیں۔ البتہ یہاں پر علامہ موصوف کی تفسیر سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ موصوف گانے والے پر اس فعل بد سے بُرے اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

فبينما ترى الرجل وعليه سمت الوقار وبهاء العقل وبهجة الايمان و وقار العلم كلامه حكمة وسكوته عبرة فاذا سمع الغناء نقص عقله وحياءه وذهبت مروءته وبهاءه فيتحسن ما كان قبل السماع يستقجه ويبدى من اسراره ما كان يكتمه وينتقل من بهاء السكوت والسكون الى كثرة الكلام والهذيان والاهتزاز كأنه جان وربما صفق بيديه ودق الأرض برجليه وهكذا تفعل الخمر الىٰ غير ذٰلك (مسائل اربعین از امیر خسرو ص ۱۵، ۱۶)

ترجمہ:۔ کہ ایک آدمی پر آپ وقار کی نشانی، عقل کی شادابی، ایمان کی تروتازگی اور علم عظمت دیکھیں گے جس کی گفتگو حکمت اور اس کی خاموشی عبرت ہوتی ہے، پھر جب گانا سنتا ہے۔ تو اس کی عقل وحیا ناقص ہو جاتی ہے۔ اس کی مروّت اور ترتازگی چلی جاتی ہے۔ جو کچھ گانے (قوالی) سننے سے پہلے اچھا جانتا تھا۔ اب اسے قبیح جاننے لگا ہے۔ اور اپنے راز جو پہلے چھپا تا رہا اب وہ کھولنے لگا ہے۔ اور اس کی خاموشی اور سکون فضول کلام ٹھٹھول اور بے جا حرکتوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ گویا وہ جن (شیطان) ہے۔ اور کبھی ہاتھوں سے تالیاں بجاتا ہے۔ اور پاؤں کو زمین پر مارتا ہے۔ اور اسی طرح کی حرکات شرابی (قسم کے لوگ) کرتے رہتے ہیں۔